محترمہ سمعیہ عالم

جدید بت پرستی کی نئی صورتیں

آج کل ہر شہر میں نئی نئی ہاؤسنگ کالونیاں بن رہی ہیں، ایک نیا رجحان یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کالونیوں کے داخلی راستوں پر گھوڑوں، گایوں اور انسانوں کے بت ایستادہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس پر کسی طرف سے کوئی احتجاج یا استرداد بھی نظر نہیں آتا، بحریہ ٹاؤن سے گزرنے کا اتفاق ہوا، سڑکوں کے ارد گرد، جا بجا، گایوں کے بت نظر آئے، ایک تبصرہ یہ بھی تھا کہ ان صاحب کو گایوں سے اتنی ہی محبت ہے تو ان کا فارم کھول لیں۔ ایک جگہ شاندار سڑک کے ایک جانب خوبصورت طرز تعمیر کا شاہکار مسجد کی صورت میں کھڑا تھا اور سڑک کے دوسری جانب طرح طرح کے بت نصب تھے۔ ایک کالونی کے داخلی راستے پر عظیم الشان محرابیں بنائی گئی ہیں اور ان پر اُبھرے ہوئے نقوش (Carving) میں پورا مصری کلچر، مصری معبود بنا دیئے گئے ہیں۔ ایک اور کالونی کے داخلی راستے کے دونوں طرف اونچے اونچے ستون در ستون کھڑے ہیں۔ دیکھ کر معاً عاد و ثمود اور روم کی تباہ شدہ بستیوں کے آثار یاد آ جاتے ہیں۔ یہ وہ آثار قدیمہ ہیں، جن پر (از روئے حدیث) آج بھی عذاب نازل ہو رہا ہے۔ پھر ان عذاب شدہ بستیوں کے آثار کی نقل، مسلم معاشروں میں رائج کرنا چہ معنی دارد؟؟ ایک اور بستی کے داخلی دروازوں سامنے خوفناک شیروں کی پوری فوج بٹھا دی گئی ہے۔ دونوں طرف اونچے اونچے پیڈسٹلز (Pedestals) پر بہت بڑے بڑے کتا نما شیر بیٹھے ہیں۔ ان کے نیچے بیسیوں کی تعداد میں چھوٹے شیر بٹھائے گئے ہیں۔

ایک اچنبھے اور تعجب کے ساتھ یہ خیال آتا ہے کہ یہ مشرکانہ کلچر ہماری مسلمان معاشرت میں کامیابی سے کیسے در آیا؟ کیا یہ بت پرستی کی ابتداء ہے؟ کیا یہ حرام ہے یا حلال ہو چکا ہے؟ اور اس کے اثرات ہماری تہذیب و معاشرت پر کیا پڑ رہے ہیں یا کیا پڑیں گے؟ کیا یہ چیزیں محض کلچر سے یا صرف فن سے تعلق رکھتی ہیں اور اسلام سے میں اس کی کوئی ممانعت نہیں؟

عوام الناس کو یہ باور کروا دیا گیا ہے کہ کلچر کا کوئی تعلق دین سے نہیں ہوتا بلکہ محض علاقائی رسوم و رواج سے ہوتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے ہر کلچر کی جڑیں اس کے دین اور اس کے عقائد میں گہری، اتری ہوئی ہوتی ہیں۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کی مشرکانہ تہذیبوں کو دیکھ لیجئے، ان میں ایک درجہ کا اشتراک عمل نظر آئے گا۔ ان کے طرز فکر میں ہم رنگی ہوگی۔ ان کے تہذیبی شعار ملتے جلتے ہوں گے

قرآن ان پر ایک بلیغ تبصرہ کرتا ہے۔ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ (البقرہ:۱۱۸)
(ان سب اگلے پچھلے گمراہوں کی ذہنیتیں ایک جیسی ہیں)۔

ہر مشرکانہ تہذیب دنیا پرست اور آخرت کی منکر ہوتی ہے۔ آخرت کے مسخ شدہ تصورات اگر موجود بھی ہوں (مثلاً ہندوؤں اور یہودیوں وعیسائیوں میں) تو عملاً وہ غیر مؤثر ہوتے ہیں۔ لذت پرستی ان کا منتہائے مقصود ہوتی ہے۔ دیو مالائی کہانیاں تو اس دنیا پرستی اور لذت پرستی کا جواز فراہم کرتی ہیں اور دوسری طرف انسانی فطرت میں موجود عبادت کے جذبہ کی بھی جھوٹی تسکین کرتی ہیں۔ فن مصوری اور فن بت تراشی ایسے ہی معاشروں نے عروج تک پہنچائے اور انکے ذریعہ سے شیطانی خواہشات کو حسین خدوخال اور نقش و نگار کے پردے میں لپیٹا۔ اجنٹا ایلورا کے غاروں سے ملنے والی دیواروں میں نقش عریاں تصاویر سے لے کر آج تک کے کافر ومشرک معاشروں میں ان شیطانی فنون کی عزت افزائی دیکھ لیجیے! مادام تساؤ کے عجائب گھر میں کسی مشہور آدمی کا مجسمہ آویزاں ہوجانا دنیا کی نگاہ میں انتہائی عزت اور قدردانی کی بات ہے۔ لیونارڈو ڈا، نچی (کافر ومشرک اور ہر شیطانی عمل کی نقاشی سے لتھڑا ہوا مصور) کی بنائی ہوئی مونا لیزا کی تصویر جو حال ہی میں دریافت ہوئی، اُسے اربوں ڈالر میں خریدنے والے کون ہے؟ اہل اسلام، اہل توحید کے ہیڈکوارٹر کے نگہبان، خادم حرمین شریفین کے صاحبزادے جو کچھ ہی عرصہ میں حکمرانی کا منصب سنبھالنے والے ہیں، ولی عہد محمد بن سلمان!! فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ (اگرچہ رسماً اس خبر کی تردید کردی گئی ہے)

برائی کو اگر برائی ہی میں نہ دبایا جائے تو نوبت بہ ایجا رسید، اسلام کا تو مزاج ہی یہ ہے کہ برائی کا اکھوا پھوٹنے سے پہلے ہی دبا، اکھاڑ دیا جائے۔ مسلم معاشروں میں مٹی، پتھر اور دھاتوں سے بنے ہوئے بتوں کا آغاز بلاشک وشبہ تصاویر کو برداشت کرنے سے ہوا ہے۔ ابتداء میں چھوٹی موٹی، تھوڑی بہت، معصوم سی تصویریں، پھر تعداد بھی بڑھنے لگی، سائز قد آدم سے بڑھ گیا اور کیفیت یہ ہوگئی ہے کہ ہر سڑک، چوراہے پر جناتی سائز کے اشتہاری بورڈز پر نیم عریاں فاحشائیں، فخر سے ٹنگی ہیں، سیاسی، ومذہبی رہنماؤں کی قد آدم تصاویر آویزاں ہیں لیکن کسی کے ایمان واسلام پہ آنچ نہیں آتی۔ اہل کفر ایسی ہی ''برداشت'' اور ''رواداری'' ہمارے معاشروں میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ رحمت کے فرشتے ان ''مسلمان'' شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں اُترنا بھی چاہتے ہوں گے تو انہیں کہاں جگہ ملتی ہوگی کہ کہیں ''فن'' کے نام پر بل بورڈز کی عریاں تصاویر، کہیں ڈیکوریشن اور آرٹ کے نام پر ٹھوس بت جا بجا کھڑے اور ہر گھر اور ہر ہاتھ میں متحرک تصاویر ان پر مستزاد۔ خیال یہ بھی آتا ہے کہ مشرکین عرب میں شرک وبت پرستی کی ابتداء بھی ایسی ہی ''معصوم'' اور ''بے ضرر'' بیان کی جاتی ہے۔ سیرت کی کتب اُٹھا کر دیکھ لیجیے۔

کچھ علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں ہے؟